رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ وَاللہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۹ | مورخہ ۱۳۔ ستمبر سنہ ۱۹۲۰ء | مطابق ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۸ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیحؑ

گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ۱۵۔ ستمبر تک تشریف لانے کی اُمید کی جاتی ہے۔ لیکن اب مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ حضور نے ۱۸۔ ستمبر بروز ہفتہ ڈلہوزی سے روانگی کا ارادہ ظاہر فرمایا۔

اگرچہ یہ خبر ہمیں بہت دیر کے بعد معلوم ہوئی لیکن چونکہ ضروری ہے اسلئے درج کی جاتی ہے کہ عید اضحیٰ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے غربار قادیان کی طرف سے ایک قربانی کرنے کا ارشاد جناب مولوی شیر علی صاحب کو فرمایا تھا جس کے گوشت کا ½ حصہ غربا میں اور ½ حصہ غربار کی طرف کے آسودہ احباب کو دیا گیا۔ بروز جمعہ ۱۰ ستمبر کسی قدر بارش ہوئی

حضرت خلیفۃ المسیح کے متعلق اطلاعات

اور

روزانہ ڈائری از ڈلہوزی

(نوشتہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے)

۲۸۔ اگست۔ حضرت اقدس معہ خدام کالاٹوپ کی سیر کو تشریف لیگئے۔ راستہ میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی دو نظمیں بہت پسند تھیں۔ ایک یہ کہ ع اول کسیکہ لاف تعشق زند منم۔ دوسری ع عجب نوریست در جان محمد

۲۹۔ اگست۔ فرمایا۔ مجھ پر کبھی موڈ (mood) نہیں آتا۔ کام اتنے ہیں کہ ان سے فراغت ہی نہیں ملتی۔ ہاتھ کا کام نہ ہو۔ تو دماغ ہر وقت کام میں لگا رہتا ہے دل چاہتا ہے۔ کہ ذرات اس سے بھی بڑے بڑے ہوں

۳۰۔ اگست۔ ڈیان ہکنڈ گئے۔

۳۱۔ اگست۔ فرمایا۔ ایک دفعہ ایک مسلمان حضرت عمرؓ کے سامنے سے سرڈالے ہوئے افسردہ خاطر گذرا۔ آپ نے اس کے زور سے طمانچہ مارا۔ اور کہا کہ اسلام کی ترقیات اور فتوحات کے زمانہ میں بھی تو غمگین ہے۔ فرمایا۔ افسردگی اور پژمردگی مایوسی کی علامت ہے۔ گذشتہ واقعات پر غمگین نہیں ہونا چاہیئے۔ موجودہ وقت اور آیندہ کا خیال کرنا چاہیئے۔ بلکہ صوفیاء کا طریق تو یہ ہے کہ گذشتہ غلطیوں کو اپنے ذہن سے بالکل ہی نکال دیتے ہیں۔ اور یہ اس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ انسان اپنے محبوب کے تعلقات پر غور کرے۔ ورنہ اگر وہ اپنی غلطیوں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیگا۔ تو اس کے اور اس کے محبوب کے درمیان ایک حجاب پیدا ہو جائیگا۔ جو اسکے درمیان دوری کا

باعث ہو گا ۔

فرمایا ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان کے احساسات ہی باقی نہ رہیں ۔ اور ان کا اظہار کیا جائے ۔ جس شخص کے احساسات زندہ نہیں ۔ وہ انسان ہی نہیں ۔ پتھر ہے احساسات کو دبانا نہیں چاہیئے ۔ اس کے بہت بُرے نتائج ہوتے ہیں ۔ اس کے بُرے نتائج کو حضور نے ایک قصہ سے واضح فرمایا ۔ اور فرمایا کہ اُمراء عموماً اپنے احساسات کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ اور اس کے اظہار کو کمزوری خیال کرتے ہیں ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ایک نواسہ کی جان کندن کی تکلیف کو دیکھ کر غمگین ہوئے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ۔ اس پر ایک صحابی نے کہا یا رسُول اللہ کیا آپ بھی روتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا ہاں میرا دل خدا نے سخت نہیں بنایا ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ رحم و محبت کے جذبات کو بالکل دبانا بھی انسان کو سنگ دل بنا دیتا ہے ۔ یہ جذبات اچھے ہیں بُرے نہیں ۔

فرمایا : ۔ بعض لوگ ایک غلطی کرتے ہیں ۔ اور پھر معافی مانگتے ہیں ۔ مجھے اس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے ۔ کیونکہ بعض دفعہ وہ قصور معافی کے قابل نہیں ہوتا ۔ یا دیر کے بعد قابل معافی ہوتا ہے یا ایسا ہوتا ہے کہ اس پر معافی مانگنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ۔ پس اگر نہ کہا جائے کہ معاف کر دیا ۔ تو معافی مانگنے والا ایسا اصرار کرتا ہے کہ گویا زبردستی معافی مانگتا ہے ۔ مگر اپنی غلطی کے احساس کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے ۔ اور وہ اس طرح پر کیا جا سکتا ہے ۔ کہ انسان اپنی ندامت کا اظہار کرے ۔ اور آئندہ کے لئے احتیاط کرنے کا وعدہ کرے ۔ لیکن معافی کے ساتھ اپنے قصور کے دلائل پیش کرنا غلطی کو اور بھی زیادہ کرتا ہے ۔

فرمایا : ۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں مجھ سے ناراض ہو گئے ۔ وجہ یہ کہ آپ نے ایک مضمون لکھوایا تھا اور اس پر ایک انعام مقرر کیا تھا ۔ جو مضمون آپ نے انتخاب کیا ۔ وہ بعض کے نزدیک اس قابل نہ تھا ۔ میری رائے بھی یہی تھی ۔ ایک شخص نے سختی سے نکتہ چینی کی اور وہ کسی نے میری طرف منسوب کر کے آپ کو پہنچا دی مولوی صاحب مجھ سے ناراض ہو گئے ۔ میں اُن دنوں بخاری پڑھتا تھا ۔ میں فوراً بخاری لے کر آپ کے پاس پڑھنے کے لئے چلا گیا ۔ حالانکہ مجھے ان دنوں بخار ہو رہا تھا ۔ اور کئی ماہ سے سبق چھوڑا ہُوا تھا ۔ لیکن میں نے یہ خیال کیا کہ اگر آج نہ گیا ۔ تو ضرور دل میں ایک حجاب پیدا ہو جائیگا ۔ اور علم سے محروم رہ جاؤں گا ۔

یکم ستمبر ۔ سلوڈ کے راستے میں جو چیلوں کے درخت ہیں ۔ ان کا نظارہ دیکھنے کے لئے گئے ۔

دو ستمبر ۔ بعد از نماز مغرب کھانے کے وقت حضور نے فرمایا ۔ کہ ایک شخص کو روس بھیجنا چاہیئے ۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے زار روس کا عصا چھینا گیا ۔ اور مجھ کو دیا گیا ۔ آجکل اس الہام کی خوب ہی اشاعت کرنی چاہیئے ۔ آسٹریلیا میں صوفی حسن موسیٰ خان صاحب نے زار روس والی پیشگوئی کی قبل از جنگ خوب اشاعت کی تھی ۔ چنانچہ جنگ کے وقت پھر جب وہ پوری ہوئی ۔ تو وہاں کے ایک مشہور اخبار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک زبردست لیڈر لکھا تھا ۔ قبل از وقت اشاعت سے لوگوں کے دلوں پر پیشگوئیوں کا بڑا اثر ہوتا ہے ۔

۳ ۔ ستمبر ۔ جمعہ کا دن تھا ۔ خطبہ حضور نے خود پڑھا جو انشاء اللہ بھائی عبد الرحمٰن صاحب صاف کر کے ارسال کرینگے ۔

۴ ۔ ستمبر ۔ ۹ بجے حضرت اقدس معہ خدام چمبہ کی طرف روانہ ہوئے ۔ راستے میں کھانا کھایا اور چار بجے شام کھجیار پہونچے ۔ کھجیار یہاں سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہے ۔ پھر وہاں سے ۵ بجے روانہ ہوئے ۔ اور چمبہ رات کے ساڑھے ۸ بجے پہونچے ۔ ۲۳ ۔ ۲۴ میل کا سفر ایک دن میں طے کیا ۔ اگلے دن بعد از نماز ظہر وہاں سے واپس روانہ ہوئے ۔ ۸ بجے کے قریب کھجیار پہونچے وہاں بنگلہ وغیرہ سب مکانات رُکے ہوئے تھے ۔ کیونکہ خود راجہ صاحب چمبہ وہاں تشریف رکھتے تھے لیکن راجہ صاحب نے اپنی تحریک کے ماتحت کمال مہربانی سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے بنگلہ میں ایک کمرہ خالی کروا دیا ۔ جہاں کہ ان کے پرائیویٹ سکرٹری صاحب اُترے ہوئے تھے ۔ ہم راجہ صاحب کی شفقت کے شکر گذار ہیں ۔ اور ان کے احسان کے ممنون ہیں ۔ اللہ تعالےٰ راجہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ آمین

رات کھجیار قیام کیا ۔ اور صبح ۱۱ بجے کے قریب روانہ ہو کر ۶ ستمبر کی شام کو واپس خیریت سے ڈلہوزی پہنچ گئے ۔

راستے میں حضور نے فرمایا کہ مولوی برہان الدین صاحب مرحوم جہلمی ایک بہت بڑے عالم تھے ۔ لیکن شکل سے ہرگز نہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی پڑھے لکھے آدمی ہیں ۔ ایک دفعہ سفر میں وہ ریل پر سوار ہوئے ۔ گاڑی بھری ہوئی تھی ۔ بیٹھنے کو جگہ نہ تھی مولوی صاحب نے سواروں کو کہا ۔ میاں ذرا پرے ہو جانا ۔ انہوں نے پوچھا تو کون ہے ۔ مولوی صاحب نے کہا ۔ جی آپ کے کمی ہیں ۔ لوگوں نے سمجھا کہ چوہڑا یا چمار ہے ۔ ان کو جگہ دیدی اور وہ کھلے لیٹ کر سو گئے ۔ ان سے پوچھا گیا ۔ کہ مولوی صاحب آپ نے اپنے آپ کو کمی کیوں کہا ۔ انہوں نے فرمایا کہ علماء خدام ہی ہوتے ہیں ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب جہلم سے واپس تشریف لائے ۔ تو فرمایا کہ مولوی برہان الدین صاحب کے رسوخ کا جہلم میں جا کر پتہ لگتا ہے ۔ ایک ہزار شخص نے حضرت اقدس کی جہلم میں بیعت کی تھی ۔ اور آپ فرماتے تھے کہ میں بیعت لیتے لیتے تھک گیا تھا ۔ مگر مولوی صاحب آدمیوں کو لئے چلے آتے تھے ہزاروں آدمی محض انکی وجہ سے حضور کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تھے ۔ اتنا ہجوم حضور کے استقبال کیلئے کہیں جمع نہ ہُوا تھا ۔

فرمایا : ۔ ایک دفعہ جب میں چھوٹا تھا تو مولوی صاحب مرحوم قادیان تشریف لائے ۔ میری بچپن کی عمر تھی ۔ محرم کا مہینہ تھا ۔ لوگوں کی دیکھا دیکھی گلے میں سُرخ دھاگا جسے مولی کہتے ہیں ۔ ڈالا ہُوا تھا مولوی صاحب نے مجھے پکڑ لیا کہ یہ تو بدعت ہے ابھی اسکو اُتار دو میں بچپن میں بوجہ شرم باہر کم نکلتا تھا ۔ اس لئے اجنبی آدمی سے سخت ڈرا کرتا تھا ۔ بھاگ کر گھر گیا ۔ اور مجھے بخار ہو گیا ۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کو بلا کر سمجھایا کہ بچوں پر اتنی سختی نہیں کرنی چاہیئے ۔

اپنی چھوٹی عمر یا خوف کے متعلق فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عورت جس کے بال لمبے لمبے تھے ۔ ہمارے گھر آئی ۔ میں اسے دیکھ کر سخت ڈر گیا اور ہفتہ بھر بخار سے بیمار رہا ۔ جب بخار کم ہوا ۔ تو وہ عورت میری خبر کو آئی ۔ لیکن مجھے اُسے دیکھ کر پھر بخار ہو گیا ۔ حضرت صاحب نے ... اس کو ایک علیحدہ مکان میں جگہ دے دی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۳ ستمبر ۱۹۲۰ء

ایک پُر حکمت اسلامی حکم

انسداد طاعون کا طریق

جن امور کو دنیا آج بڑے بڑے تجارب کے بعد دریافت کرتی اور انسانوں کے لئے مفید یا مضر بتاتی ہے۔ ان کے متعلق شریعت حقہ اسلامیہ میں آج سے کئی سو سال قبل اوامر و نواہی موجود ہیں۔ اور یہ کیوں نہ ہوتا جبکہ اسلام خدا کا آخری مذہب اور شریعت اسلام دنیا کے لئے آخری شریعت اور خدائی قانون ہے۔

حال میں گورنمنٹ انڈیا نے گلٹی دار طاعون کے انسداد کے متعلق ایک رزولیوشن کے ذریعہ بعض تدابیر شائع کی ہیں۔ جنہیں سے زیادہ زور اس پر دیا ہے کہ چوہوں کا استیصال کیا جائے۔ چوہوں کے ہلاک کرنے کی بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ پلیگ کی سی خطرناک اور تباہ کن مرض کے پیدا ہونے اور اس کو پھیلانے کا بہت بڑا ذریعہ یہی ہوتے ہیں اور سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ جب تک سارے ملک میں سے کالے رنگ کے چوہوں کو جو عام طور پر گھروں میں رہتے ہیں۔ نیست و نابود نہ کر دیا جائے گا۔ اسوقت تک طاعون کے خطرہ سے نجات نہیں ملیگی۔ اسوقت تک ہندوستان کو طاعون کی وجہ سے جس قدر جانی نقصان پہنچ چکا ہے۔ اس کا اندازہ بالفاظ معاصر ہمدم یہ ہے۔ کہ ”ہمارے ملک ہندوستان کو اس (طاعون) کی بدولت ایسا نقصان پہنچا ہے۔ کہ پچھلی چوتھائی صدی کی تمام لڑائیوں نے بھی جنہیں حال کی مہیب عالمگیر جنگ بھی شامل ہے۔ سارے متحارب ملکوں کو نہیں پہنچایا۔ کیونکہ حال کی عالمگیر جنگ کے جانی نقصان کا اندازہ سوا کروڑ تک لگایا جاتا ہے۔ اور ہندوستان میں وبائے طاعون سے ابتدائی دس سال کے اندر اس سے زیادہ آدمی ضائع ہو چکے ہیں“ اس جانی نقصان کو مدنظر رکھ کر معلوم ہو سکتا ہے کہ پلیگ کے انسداد کی کس قدر ضرورت ہے۔ اور اس لئے چوہوں کا ہلاک کرنا کتنا ضروری ہے۔

اس کے علاوہ چوہوں کے ذریعہ جس قدر مالی نقصان اہل ہند کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کا جو اندازہ معاصر ہمدم نے لگایا ہے۔ وہ بھی حیرت انگیز ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:۔

”برٹش انڈیا میں چوہوں کی تعداد ۷۳ کروڑ ۵۰ لاکھ یعنی انسانی آبادی سے بھی ۴ کروڑ زیادہ ہے۔ اور یہ چوہے اتنا غلہ کھا لیتے ہیں۔ جس کی مقدار سال میں ۷ لاکھ ٹن یعنی دو کروڑ اسی لاکھ من تک پہنچتی ہے۔ ایک آدمی کی خوراک اگر بالاوسط آدھ سیر لگائی جائے تو سال بھر میں جتنا غلہ چوہوں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے اس سے ملک کے پون کروڑ آدمیوں کا ایک ماہ تک پیٹ بھر سکتا ہے۔ اور چھ روپیہ فی من کے نرخ سے اسکی قیمت ۱۷ کروڑ روپیہ تک پہنچتی ہے۔ مگر چوہوں کی نقصان رسانی صرف اس غلہ کی مقدار تک محدود نہیں ہے۔ جو انہیں اپنی خوراک کیلئے درکار ہوتا ہے۔ بلکہ وہ کھیتوں میں دستبرد کا موقعہ پا کر پوری فصل کو تباہ کر ڈالتے ہیں۔ اور گھر میں دیگر اشیاء خوراک کو تلف اور کپڑوں کا ناس کرتے ہیں نقدی زیور وغیرہ کو کھینچ لے جاتے ہیں۔ اس نقصان کا اگر پورا احساب لگایا جا سکے۔ تو یقیناً یہ کروڑوں روپیہ تک پہنچتا ہے۔ جسکو برداشت کرنے کی ہندوستان جیسا غریب ملک اور بھی کم قابلیت رکھتا ہے“

(ہمدم ۔ ۲ ستمبر ۲۰ء)

ان نقصانات کو دیکھ کر بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ چوہا کیسا خطرناک اور نقصان رسان جانور ہے۔ اور اس کو ہلاک کرنا کتنا ضروری ہے۔ لیکن کیا ہی عجیب بات ہے کہ دنیا نے بے شمار نقصان اٹھانے کے بعد آج جس موذی جانور کے مارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اسلام نے شروع سے اسکی ہلاکت کو ضروری قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ہم ذیل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے ثابت کرینگے۔

عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خمس لا جناح علے من قتلھن فی الحرم و الاحرام - الفارۃ و الغراب والحداۃ و العقرب والکلب العقور (متفق علیہ) مشکوٰۃ باب المحرم یجتنب الصید الفصل الاول صفحہ ۲۳۶ ۔ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں یہ حدیث درج ہے جس کے راوی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں۔ کہ اگر کوئی ان کو حرم بیت اللہ میں یا حالت احرام میں بھی مار دے۔ جہاں ان کے سوا کسی جانور کو مارنا یا دکھ دینا منع ہے۔ تو اسپر کچھ گناہ نہیں۔ اور وہ پانچ جانور یہ ہیں۔ اول چوہا۔ دوم کوا۔ سوم چیل۔ چہارم بچھو۔ پنجم۔ کاٹنے والا کتا۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں کہ وہ بھی صحیح بخاری اور مسلم ہی کی ہے۔ اور جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اس طرح آتا ہے کہ

عن عائشۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال خمس فواسق یقتلن فی الحل والحرام۔ الحیۃ والغراب الابقع۔ والفارۃ ۔ والکلب العقور۔ والحدیا (متفق علیہ)

عائشہ صدیقہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ موذی جانور ہیں۔ حرم میں بھی اور بے احرام ہونے کی حالت میں بھی۔ یعنی ہر حالت میں وہ قتل کر دئے جائیں۔ اول سانپ۔ دوم کوا جو ابلق ہو۔ سوم چوہا۔ چہارم کاٹنے والا کتا۔ پنجم چیل۔

ان دونوں احادیث سے واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ یہ موذی اور نقصان رسان جانور۔ جنہیں سے ایک چوہا بھی ہے ان کے متعلق بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بالکل صاف اور واضح ارشاد ہے۔ کہ حرم میں بھی ان میں سے اگر کوئی پایا جائے۔ تو اس کو ہلاک کر دیا جائے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ جب چوہے کو حرم اور احرام کی حالت میں مارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو گھروں میں اسے مارنا کس قدر ضروری ہے۔ اور اب جو اس کے مارنے پر زور دیا جا رہا ہے

اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی کیسی زبردست طور پر صداقت ظاہر ہورہی ہے۔ جو آپ نے اسوقت فرمایا۔ جبکہ اس موذی جانور کے اسقدر خطرناک ہونے کا کسی کو وہم وگمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔

اسموقعہ پر ہم ناظرین کی توجہ ایک اور طرف بھی مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ کہ چوہوں کے ذریعہ طاعون کثرت کے ساتھ پھیلتی ہے اور پھیلی ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے کہ طاعون کے اس کثرت کے ساتھ پھیلنے کا باعث چوہوں کا وجود ہے۔ کیونکہ چوہے کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے جو اب پیدا ہو گئی ہے۔ بلکہ یہ ہمیشہ سے چلی آتی ہے۔ پس اگر چوہوں کا وجود طاعون کا باعث ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ جب سے یہ دنیا میں پائے جاتے ہیں اُسی وقت سے طاعون بھی موجود ہوتی۔ لیکن اور ملکوں کو چھوڑ کر ہندوستان کے متعلق ہی کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب تک یہاں طاعون نہ آئی تھی۔ اسوقت تک اس ملک میں چوہوں کا نام ونشان نہ پایا جاتا تھا۔ برخلاف اس کے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ چوہے اسوقت بھی ہندوستان میں موجود تھے۔ جبکہ یہاں طاعون کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ اور اسی کثرت کے ساتھ موجود تھے پس صاف ظاہر ہے۔ کہ طاعون کا باعث چوہوں کا وجود ہرگز نہیں ہے۔ اور پھر یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ طاعون کے انسداد کے لئے تمام دنیا سے یا کم ازکم ہندوستان سے ہی چوہوں کو نیست ونابود کیا جاسکے اسوقت تک سرکاری اور غیر سرکاری طور پر چوہوں کو ہلاک کرنے کی بڑی بڑی کوششیں کی جاچکی ہیں۔ لیکن ہنوز روز اول ہی ہے۔ چوہے نہ نابود کئے جاسکتے ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں۔ اس لئے طاعون سے بچنے اور محفوظ رہنے کا انحصار چوہوں کی ہلاکت پر نہیں رکھا جاسکتا ؛

اصل میں طاعون جس سے دنیا تباہ وبرباد ہو رہی ہے۔ اور خاصکر ہندوستان کو بہت زیادہ نقصان پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔ اس کے آنے کی وجہ اور باعث خدا تعالےٰ کی نافرمانی اور اس کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ اور یہ منجملہ ان دوسرے عذابوں کے خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک ایسا عذاب ہے جس کے آنے کی خبر قبل از وقت خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دیدی تھی۔ تاکہ لوگ اپنی اصلاح کرلیں۔ لیکن افسوس غافل اور خدا فراموش لوگوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ اور آخر اس کا مزا چکھا۔ اب بیچارے چوہوں کو خواہ مخواہ اس کا باعث ٹھہرایا جاتا ہے اور انکو ہلاک کرنے کے لئے کمریں کسی جاتی ہیں۔ حالانکہ اس کا اصل باعث لوگوں کی اپنی بد اعمالیاں اور بدکاریاں ہیں۔ اور ان کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود کا انکار اور تکذیب ہے۔ مگر اس طرف توجہ نہیں کیجاتی اگر لوگ برائیوں اور بدکاریوں کو چھوڑ دیں اپنے اعمال اور افعال کو خدا تعالےٰ کے احکام کے مطابق بنالیں اور اس کے لئے خدا تعالےٰ کے نبی حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لے آئیں۔ تو ضرور ہے۔ کہ وہ خدا جس نے انکی ہلاکت کا سامان طاعون کے رنگ میں چوہوں کے ذریعہ کیا ہے۔ انہیں محفوظ کردے۔ ورنہ اپنے اعتقادات اور اعمال کی اصلاح کرنے کی بجائے اس امر کی کوشش کرنا کہ خدا تعالےٰ کے پیدا کئے ہوئے سامان ہلاکت کو بدل دیں۔ سعی لاحاصل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جیساکہ آج تک کے تجربہ سے ظاہر ہے اور آیندہ بھی ظاہر ہوتا رہیگا۔

ہمارے نزدیک تباہ کن طاعون سے محفوظ رہنے کا جو حقیقی طریق ہے وہ ہم نے بیان کر دیا ہے۔ اسی کو کام میں لانے سے نجات حاصل ہو سکیگی۔ ہاں ظاہری سامان سے کام لینے کے لحاظ سے چوہوں کا مارنا بھی ضروری ہے، اور اسلام میں اس موذی جانور کو مارنے کا خاص حکم موجود ہے۔ جیساکہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں۔ پس جہاں ہم چوہوں کے نیست ونابود کرنے کی تجویز کو کام میں لانے کے حامی ہیں وہاں لوگوں کو اپنی اصلاح کیلئے حضرت مسیح موعود کو قبول کرنے کی بھی بڑے زور سے دعوت دیتے ہیں ؛

غیر مبایعین اور مسئلہ ہجرت

منافقین کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وہ اگرچہ بظاہر متحد اور ایک نظر آتے ہیں مگر درحقیقت وہ متحد اور ایک نہیں ہیں وہ پراگندہ خیال اور مختلف الحال لوگ ہیں۔ اگر باندک تامل دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ ہمارے غیر مبایعین حضرات بھی اسی مرض نفاق میں مبتلا ہیں۔ الفضل کا باقاعدہ ملاحظہ کرنیوالے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اسوقت تک ہم ان لوگوں کے پراگندہ طبع ہونے کے ثبوت میں کئی مثالیں پیش کر چکے ہیں۔ اگرچہ ہم ایسی مثالیں پیش کرتے کرتے اُکتا گئے ہیں۔ لیکن حیرت ہے۔ ان کو اپنی منافقانہ حالت کے اظہار میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی۔ اور وہ دن بدن اس کو زیادہ وضاحت کے ساتھ پیش کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سوائے اسکے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ ان کے خیالات میں اس شدت کا اختلاف اور انشقاق پیدا ہو چکا ہے کہ جسے ہلکے سے ہلکے پردے میں رہنے دینا بھی ان کے قبضہ اختیار سے باہر ہے۔ اور وہ مجبور ہو چکے ہیں کہ علی الاعلان ایک دوسرے کی تردید بذریعہ اخبار کریں۔

پیغام کے موجودہ ایڈیٹر صاحب جو اپنے گوناگوں عقائد کی وجہ سے ایک طرفہ چیز ہیں۔ اور جنھوں نے مصلحتاً یا خدا کے قول کو اس کے فعل سے مطابق نہ دیکھ کر اپنے عقاید کے متعلق خاموشی اختیار کرلی ہے۔ جیساکہ انکے ایک خط سے ظاہر ہے۔ پیام میں مولوی محمد علی صاحب اور اپنے سے پہلے ایڈیٹر کے متعلق جو خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اسوقت ہم ان سے ناظرین کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔

پیغام کے سابق ایڈیٹر نے ۸۔ اگست سنہ ۱۹۲۰ء کے اخبار میں "داغ ہجرت" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا تھا جسمیں حضرت مسیح موعود کے الہام "داغ ہجرت" کا ان تارکان وطن کے ذریعہ پورا ہونا قرار دیا تھا۔ جو تحریک خلافت کے سلسلہ میں ہندوستان کو چھوڑ کر کابل جا رہے تھے۔ اور یہاں تک جرأت بے جا سے کام لیا تھا کہ اسی کے قول کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کا جو مفہوم سمجھا اور بیان فرمایا تھا۔ اسکو محض اس لئے غلط قرار دیا۔ کہ اس الہام کو ان تارکان وطن پر چسپاں کرسکے۔ چنانچہ لکھا کہ :-

"خود حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے رفقاء کو اس الہام کے نزول کے وقت یہ خیال ہو گیا تھا۔ کہ شاید بعض واقعات ایسے پیش آ جائیں۔ کہ حضرت اقدس اور آپ کے متبعین کو وطن مالوف کو ترک کر کے کسی دوسری جگہ ہجرت کرنی پڑے۔ لیکن نہ الہام الٰہی کا یہ مقصد تھا۔ اور نہ ایسا ہوا نہ حضرت اقدس یا آپ کے رفقاء نے ہجرت کی اور نہ اس کی ضرورت پڑی۔ لیکن موجودہ واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ داغ ہجرت کے الفاظ کے اندر ان حرمان نصیب مسلمانوں کی الم ناک یاس انگیز و درد افزا داستان مرکوز ہے جنہیں حال ہی میں واقعات پیش آمدہ کی بنا پر اپنے وطن مالوف اپنے عزیز و اقارب اپنی جائداد و املاک کو خیر باد کر کے ایک غیر ملک کیطرف رخ کرنا پڑا۔"

اس لغو بیانی کی تردید ہم نے ایک مختصر سے نوٹ کے ذریعہ کر دی تھی۔ جس کا اتنا اثر ہوا۔ کہ پیغام کے موجودہ ایڈیٹر کو اپنے پیش رو کی بے ہودہ سرائی کا خود اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ اس نے ۲۵ اگست کے پرچہ میں لکھدیا کہ

"مجھ سے پہلے ایڈیٹر نے داغ ہجرت کے عنوان سے ۸ اگست کے پیغام میں ایک مضمون لکھا تھا۔ مگر وہ بے نتیجہ اور گول مول سا تھا۔"

اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ ترک وطن کرنے والوں کو ہجرت کے مقدس اصل پر داغ لگانے والے قرار دیا ہے۔

یہ تو پیغام کے سابق ایڈیٹر صاحب کی توضیح کی گئی ہے۔ جو بیچارے سوائے اس کے کہ دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کے رہ جائیں اور کیا کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ "امیر قوم" و مولوی صدر الدین۔ اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب یہ بھی ہاتھ صاف کئے ہیں۔ جو صاف الفاظ میں اس ترک وطن کو ہجرت کا خطاب دے چکے ہیں۔ اور اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے کی تلقین کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"ہجرت ہجرت پکارتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتلاتے۔ کہ کابل میں دین و دنیا کا کیا فائدہ ہو گا۔ میں کہتا ہوں کچھ اور ہجرت ہونے دو اور دو تین لاکھ ہندوستانی مرد و عورت کابل میں اور پہنچ لینے دو۔ پھر دیکھنا کہ یہ ہجرت مسلمانوں کیلئے خیر و برکت کا باعث ہوتی ہے یا کہ ایک دھبہ اور داغ۔ میں سچ سچ کہوں یہ ہجرت نہیں بلکہ داغ ہجرت ہے جو ہجرت کو بدنام کرتا ہے یہ ہجرت جیسے پاکیزہ ترین اصول کو بدنما بناتا ہے۔ یہ ایک نشان نہیں بلکہ داغ ہے۔ اور ایسا داغ ہے کہ دھونے سے بھی نہیں دھلیگا۔"

پھر کسی غیر مبائع کے اس مشورہ پر کہ ہمیں ہجرت کر کے اس داغ بدنامی کو جو غیروں کی نظروں میں بوجہ ہماری دو رنگی چال کے لگ چکا ہے۔ دھوڈالنا چاہیئے۔ لکھا ہے:۔

"میں کہتا ہوں۔ یہ داغ تو ان پر لگ چکا اور لگیگا جو ہجرت کر چکے یا کرینگے۔ جو موجودہ ہجرت کو ہجرت ہی نہیں سمجھتے ان پر داغ کہاں سے لگیگا۔ ہجرت کا داغ تو انہیں پر لگ سکتا ہے جو ہجرت کریں۔ جہاں ہجرت نہیں وہاں داغِ ہجرت کیا؟"

یہ الفاظ مخالف ہیں۔ اس بیان کے جو مولوی صدر الدین نے احمدیہ بلڈنگ میں ہی ایک مجمع کے سامنے دیا۔ یہ متضاد ہیں ان تحریروں کے جو پیغام کے سابق ایڈیٹر نے ہجرت کے متعلق شائع کیں اور یہ برعکس ہیں۔ ان کے خیالات کے جو بعض دیگر غیر مبائعین کے ہیں۔ ہاں یہ مطابق ہیں خواجہ کمال دین صاحب کے خیال کے ❊

خلافت کانفرنس کی قراردادیں

خلافت کانفرنس میں جو کلکتہ میں ۵۔ اگست کو زیر سایہ نیشنل کانگریس منعقد ہوئی ہے حسب ذیل قراردادیں پاس کی گئی ہیں۔

(۱) یہ جلسہ ان سابقہ قراردادوں کا اعادہ کرتا ہے۔ جن کا مفہوم یہ ہے کہ جد و جہد کو اس وقت تک مسلسل جاری رکھا جائے جب تک ٹرکی معاہدہ صلح میں حسب منشا ترمیم نہ ہو جائے ❊

(۲) کانفرنس کمال تیقن اور صحت کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتی ہے۔ کہ تحریک عدم تعاون پر عمل پیرائی مسلمانان ہند پر فرض عین ہے لہذا مسلمانان ہند کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدمت خلافت کے ضمن میں پہلے اس تحریک پر عمل پیرا ہوں ❊

(۳) کانفرنس ان مسلمانوں سے دلی ہمدردی رکھتی ہے جو ہجرت کر کے ہندوستان سے باہر چلے گئے۔ اور جو ابھی ہجرت پر تلے بیٹھے ہیں یہ کانفرنس اپنا فرض سمجھتی ہے۔ کہ مہاجرین کی حمایت کیلئے کمر بستہ و مستعد ہو جائے لہذا قرار دیا جاتا ہے کہ مرکزی خلافت کمیٹی تحریک ہجرت کو اپنے عملی نظام نامہ میں شامل کرے اور مہاجرین کیلئے انتظامات کرے اور سہولت بہم پہنچائے ❊

ان کے علاوہ اسلامی ممالک کے خلاف مسلمان افواج کے بھیجے جانے کے متعلق ناراضی اور سلطان ترکی کی اس بیکسی پر کہ عہد نامہ پر دستخط کر دیئے ہمدردی کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ اور امیر کابل کا مہاجرین کو اپنے ملک میں جگہ دینے پر شکریہ ادا کیا گیا۔ تیس لاکھ روپیہ جمع کرنے اور تحریک خلافت کو کامیاب بنانے کے لئے ایک ریزولیوشن پاس کئے گئے ہیں ❊

اس کارروائی کو پڑھ کر ہر ایک دور اندیش انسان یہی کہیگا۔ کہ تحریک خلافت کے علم برداروں نے ان واقعات اور حالات سے بالکل آنکھیں بند کر کے یہ ریزولیوشن پاس کئے ہیں جو اس تحریک کے نتیجہ کے طور پر اس وقت تک رونما ہو چکے ہیں۔ تحریک ہجرت کی ناکامی اور کثیر تعداد لوگوں کی تباہی و بربادی کوئی ایسا واقعہ نہ تھا۔ کہ اس سے سبق نہ حاصل کیا جاتا۔ لیکن افسوس اس کی خیال تک نہیں کیا گیا اور بجائے اس کے کہ وہ خانماں برباد لوگ جو کابل سے بے نیل مرام واپس آ رہے ہیں ان کے مصائب اور تکالیف کو کم کرنیکی کوشش کی جاتی۔ بلکہ یہ پاس کیا گیا ہے۔ کہ خلافت کمیٹی ان لوگوں کے کوچ کرنے کا بھی سامان فراہم کرے جو پہلے نہیں گئے اور اگر پھر بھی کچھ بچ رہیں تو انہیں عدم تعاون کی شکنجے میں کسا جائے تاکہ مسلمانوں کی تباہی و بربادی انتہائی حد تک پہنچ جائے ❊

جن لوگوں کی قسمت ایسے راہ نماؤں کے ہاتھ میں ہو انہیں مٹانے کیلئے کسی بیرونی دشمن کی ضرورت نہیں ہے ❊

ادعیہ ماثورہ و کلمات طیبہ کیا ہیں؟

آج تک تمام مسلمان ادعیہ ماثورہ ان دعاؤں کو سمجھا کئے جو سرور کائنات سید الانبیاء و خاتم النبیین سے ثابت ہیں اور جو اپنے پڑھی اور دوسروں کو پڑھائی ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان اس خیال میں ہمیشہ غلطی پر رہے کیونکہ ہندوستانی وفد خلافت متعینہ یورپ کے عالم رکن جناب مولوی سید سلیمان صاحب ندوی نے اپنے ایک مکتوب میں اس حقیقت کو اس طرح بے نقاب کیا کہ:۔

"میری پیٹ میں ہندوستان میں ایک دو دفعہ درد ہوا تھا جو رہا ہی سمجھا گیا مگر جہاز پر قدم رکھتے ہی ساتھ وہ دورہ ماہانہ کی شکل اختیار کر تا گیا تا آنکہ پہلا دورہ ۱۹ جون کو اس قدر سخت پڑا کہ میں مایوس سا ہو چلا

خطبہ جمعہ

شاید کہ نتواں یافتن دیگر چنیں ایام را

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۷ - اگست ۱۹۲۰ء

وھو الذی یرسل الریٰح بشرا بین یدی رحمتہ حتیٰ اذا اقلت سحابا ثقالا سقنٰہ لبلد میت فانزلنا بہ الماء فاخرجنا بہ من کل الثمرات کذٰلک نخرج الموتیٰ لعلکم تذکرون ○ والبلد الطیب یخرج نباتہ باذن ربہ والذی خبث لا یخرج الا نکدا کذٰلک نصرف الاٰیات لقوم یشکرون (۷ - ۵۵ و ۵٦)

وقت بہار ہمیشہ نہیں رہتا

جس طرح ہم دیکھتے ہیں - یہ نہیں ہوتا - کہ ہر وقت ایک جیسا ہو جس وقت چاہیں کھیتی ہو جائے - اور جس وقت چاہیں ایک درخت لگا دیں - اور وہ فوراً پھل لے آئے - بلکہ ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے - اسی طرح خدا تعالےٰ نے روحانی عالم کیلئے بھی ایک تقسیم کی ہوئی ہو - کہ اس کے فیض پہنچانے کے وقت مقرر ہوتے ہیں - ہم دیکھتے ہیں کہ جب اور جس زمانہ میں بارش ہوتی ہو - اس وقت مردہ زمین زندہ ہو جاتی اور پودے اس میں سے سر نکالنے لگ جاتے ہیں اور ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہو - لیکن جب بارش کا زمانہ گذر جاتا ہو - پھر زمین کی سبزی کم ہونے لگتی ہو - اور سبز درخت زرد ہو جاتے ہیں - جس طرح دنیاوی طور پر یہ ہوتا ہو - اسی طرح روحانی فیوض میں بھی ایسا ہی ہوتا ہو - ہر وقت فیض نازل نہیں ہوا کرتے ۔

زندگی کیا ہو

قرآن کریم میں جہاں وحی کا ذکر فرمایا ہو وہاں اس کو بارش سے تشبیہ دی ہے ان آیات میں بھی یہی ذکر ہے - فرمایا ھو الذی یرسل الریٰح اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے - کہ اپنی رحمت نازل کرے - تو اس وقت ہوائیں چلاتا ہو - اور جاننے والے ان ہواؤں کو دیکھکر سمجھ لیتے ہیں - کہ یہ ہوائیں خدا کی رحمت لانے والی ہیں - انکے بعد بارش ہوگی - جو مردہ زمین کو زندہ کریگی - مردہ زمین میں جو نشوونما کی طاقت ہوتی ہو - وہ بارشوں سے ظاہر ہو جاتی ہے - اور وہ اغراض جو زمین سے مطلوب ہوتی ہیں - اس طرح پوری ہوتے ہیں - اور یہی ہر ایک چیز کی زندگی ہوتی ہے - کہ اس سے جو اغراض ہوں وہ حاصل ہو جائیں جب تک وہ اغراض پورے ہوتے ہیں - آدمی یا جو کوئی چیز بھی ہو وہ زندہ ہوتی ہو - اور جب وہ اغراض پوری نہ ہوں اور وہ آثار نہ پائے جاتے ہوں تو وہ چیز مردہ ہوتی ہو - پس بارش وہ چیز ہے جو مردہ زمینوں کو زندہ کرتی ہے ۔

طیب اور غیر طیب زمینیں

آگے زمین دو قسم کی ہوتی ہو (۱) طیب - کہ جب بارش ہو تو وہ اچھا پھل لاتی ہے - اور اس کے اچھے محاصل ہوتے ہیں - دوسری زمین ایسی نہیں ہوتی خواہ کتنی ہی بارش ہو وہ کچھ بھی پھول نہیں نکالتی - چونکہ عام طور پر لوگ کھیتی باڑی کے کام سے واقف ہوتے ہیں - اس لئے یہ مثال دی - تاکہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں - کہ خدا کی وحی بھی بارش کی طرح ہوتی ہے - جس طرح بارش آتی ہو - اور اوپر سے آتی ہے - اسی طرح خدا کی وحی بھی اوپر سے آتی ہے اور دل کی زمین پر نازل ہوتی ہو - جو مردہ دل ہوتے ہیں وہ بھی زندہ ہو جاتے ہیں - اور جن میں جتنی خوبی ہوتی ہو اسی کے مطابق ان کی حالت اچھی ہوتی ہو - لیکن جو زمینیں اچھی نہیں ہوتیں - ان کے لئے کھاد جمع کیا جاتا ہے - اس سے اگرچہ وہ اعلیٰ درجہ کی زمینوں کی طرح نہ ہوں - لیکن بہت حد تک اچھی ہو جاتی ہیں - اسی طرح جو پاک دل ہوتے ہیں جب ان پر وحی آتی ہو - تو ان کیلئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہوتی - لیکن وہ دل جو پاکی میں پورے نہیں ہوتے ان کیلئے مجرد وحی زیادہ مفید نہیں ہوتی - بلکہ ان میں کھاد ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے - کیونکہ وہ غفلت میں رہتے ہیں اور سستی ان پر طاری ہوتی ہے ۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہو - والذین اھتدوا زادھم ھدی - جو لوگ نیکی کرتے ہیں - انکی نیکی اور بڑھتی ہے - جس طرح ایک بدی دوسری بدی کی محرک ہوتی ہو - اسی طرح ایک نیکی دوسری نیکی کا باعث ہوتی ہے - پس جب ایک انسان کو ہدایت ملتی ہے اور وہ اس راہ میں کوشش کرتا ہے - تو اس کو اور ہدایت نصیب ہوتی ہو - اور غفلت اور دل کی تاریکی دور ہوتی چلی جاتی ہے - لیکن اگر ہدایت سے غفلت کرے - تو دل پر غفلتوں کا ہجوم ہو جاتا ہو -

روحانی بہار ہمیشہ نہیں رہتی

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے مثال کے طور پر اس مضمون کو بیان کیا ہے کہ بہار ہمیشہ نہیں رہا کرتی - بلکہ گاہے گاہے آیا کرتی ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ایک روحانی بارش ہوئی - جب وہ بہار کا وقت آیا تو بہت سے دل تیار ہوگئے - اور ان سے عمدہ عمدہ محاصل حاصل ہوئے لیکن جوں جوں اس بارش کو دیر ہوتی گئی - پھلوں میں کمی ہوتی گئی - حتیٰ کہ وہ وقت آگیا - جب ویرانی ہی ویرانی پھیل گئی - اس وقت اس بارش سے تیرہ سو برس بعد پھر وہی بارش ہمارے زمانہ میں نازل ہوئی - اور خوش قسمتی سے صحابہ کرام کو جو موقعہ ملا تھا - وہی ہمیں بھی خدا کے فضل سے ملا - اگر ہم اس زمانہ میں نہ ہوتے اور خدا کی توفیق ہمارے شامل حال نہ ہوتی تو ہم بھی اس فیض کے حاصل کرنے سے محروم رہ جاتے - پس یہ بہار کا وقت ہو - اور ہم جانتے ہیں کہ بہار کا وقت ہمیشہ نہیں رہا کرتا ۔

رسول کریم کے بعد کی حالت

نبی کریم صلی اللہ وسلم نے بتا دیا تھا کہ جو بہار میرے ذریعہ آئی ہے - اس کی ایک حد ہے - اس کے بعد تم یہ نہ دیکھو گے - بلکہ ایسا وقت آجائیگا - کہ ایک شخص رات کو مومن سوئے گا - اور صبح کو منافق اٹھے گا - اور وہ ایسا نازک وقت ہوگا - کہ اس وقت کوئی کوشش کام نہ دیگی - آپ لوگ دیکھیں صحابہ کرام کی نبی کریم کے وقت میں جو حالت تھی وہ حضرت ابوبکر کے وقت میں لوگوں کی نہ تھی اور جو حضرت ابوبکر کے وقت میں تھی وہ حضرت عثمان کے وقت میں نہیں رہی تھی حضرت عثمان کے وقت میں جو تغیر آیا وہ بہت بڑا تغیر تھا - وہ صحابہ جو کفار سے لڑتے تھے - اور آپس میں ایک دوسرے پر جان دیتے تھے - ان کی تلواریں آپس میں چل گئیں باوجود یہ جاننے کے کہ قاتل و مقتول دونوں آگ میں جائینگے پھر بھی آپس میں لڑتے تھے - اسی وقت سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈرایا تھا - اور فرمایا تھا - کہ جب وہ وقت آئے تو اس وقت اپنی

اپنی تلواروں کو توڑ دینا اور کھوہوں میں چلے جانا۔ مگر صحابہ آپس میں لڑے۔ حتیٰ کہ خلیفہ قتل کیا گیا۔ غور کرو صحابہ وہ لوگ تھے۔ جن کے متعلق آپ لوگوں نے سنا ہے۔ کہ ایک موقعہ پر کچھ صحابہ زخمی ہو گئے۔ سات زخمیوں نے یکے بعد دیگرے پانی مانگا۔ جب پانی لایا گیا اور پہلے کو دیا گیا۔ تو اس نے دوسرے کو دینے کے لئے کہا۔ دوسرے نے تیسرے کو اسی طرح ساتوں نے کیا۔ مگر پھر جب دوبارہ پہلے کے پاس پانی پہنچا تو وہ مر چکا تھا۔ اور جب باقیوں کو دیکھا گیا۔ تو وہ بھی فوت ہو چکے تھے تو یہ ایسے لوگ تھے۔ مگر پھر ان کی حالت بھی یہ ہوئی کہ ایک کی تلوار دوسرے کی گردن پر چلی۔ اور ایک نے دوسرے کو ذبح کیا۔

اس کی وجہ کیا تھی؟ یہی کہ وہ کامل فیض کا زمانہ نہیں رہا تھا۔ قرآن بھی وہی تھا۔ وہ لوگ بھی وہی تھے۔ ایمان بھی تھا۔ مگر وہ فیض رسان وجود نہ تھا۔

ہم کس زمانہ کی طرف جا رہے ہیں۔

یاد رکھو ہم بھی اسی غفلت کی طرف بڑھے اپنے جا رہے ہیں۔ قرآن میں جہاں جہاں یہ ذکر آتا ہے۔ کہ خدا کی سنت تبدیل نہیں ہوا کرتی۔ وہاں نبیوں اور ان کے اتباع اور ان کے مخالفین کے متعلق جو سنت الٰہیہ ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ پس غور کرو کہ جب افضل الرسل کے بعد صحابہ کی یہ حالت ہو گئی۔ تو ہم بھی اگر غفلت سے بیدار نہ ہوئے۔ تو ہماری حالت کیا ہو گی۔ ہمارے لئے بھی فیض کے زمانہ کی حد مقرر کی گئی ہے۔ ہماری حالت کو بھی اپنی صحابہ کی حالت پر قیاس کر لینا چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بروز ہیں۔ جو حالات آنے والے ہیں۔ دانا ان کو ابھی سے محسوس کر رہے ہیں۔ فارسی کا مشہور مصرعہ ہے۔

سالے کہ نکوست از بہارش پیدا

حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کے وقت میں جو خفیف تغیرات ہوئے۔ وہ اگرچہ بظاہر نظر نہیں آتے تھے لیکن دانا ان کو دیکھ کر آنیوالے بڑے بڑے تغیرات سے کانپ رہے تھے۔

ہر نماز کے بعد کا ورد

پس یہ کمائی کا وقت ہے سستی کا وقت نہیں۔ اس لئے غفلت کو چھوڑ دینا چاہیئے اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسے اوقات ہمیشہ نہیں آیا کرتے۔

مجھے ہمیشہ تعجب آیا کرتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر کے پڑھنے کی اس قدر تاکید کی ہے۔ مگر ہم میں بہت لوگ سستی کرتے ہیں حالانکہ ان کے پڑھنے میں نہ وقت صرف ہوتا ہے نہ محنت۔ حضرت خلیفہ اول اس کی بہت تاکید فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ وہ کلمات ہیں کہ ایک دفعہ غریب صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور عرض کیا۔ حضور ہمارے امیر بھائی صدقات وغیرہ کرتے ہیں۔ ہم کیا کریں۔ آپ نے ان کو یہ کلمات تلقین کئے۔ ان کلمات کو پڑھنا چاہیئے۔ مگر نہ اس طرح کہ محض طوطے کی طرح پڑھا جائے۔ بلکہ سمجھ سوچ کر اور اس طرح کہ دل پر ان کا اثر محسوس ہو۔ میں جن دنوں پشاور تھا۔ میرا ایک رشتہ دار مجھ کو ایک شیخ کے پاس لے گیا۔ وہ لا الہ الا اللہ کا ذکر زور زور سے کر رہا تھا میرے رشتہ دار نے اس کو کہا۔ کہ ایک مقدمہ ہے اور وہ سچا ہے۔ اس میں آپ کی گواہی کی ضرورت ہے دو روپیہ آپ کو دینگے۔ اس نے اس ذکر کرنے کے دوران میں ہی کہا کہ دو روپے گواہی سے پہلے اور دو بعد۔ اب ایسے ذکر کا کیا فائدہ۔ کہ منہ سے تو ذکر ہو رہا ہے۔ اور ساتھ ہی ایک ایسی بات کے متعلق گواہی دینے کا معاوضہ طے ہو رہا ہے۔ جس کے متعلق اسے کوئی ذاتی علم نہیں۔

اخیر میں بطور خلاصہ یہ کہتا ہوں کہ ایک تو اس وقت کی قدر کرنی چاہیئے۔ دوسرے نمازوں کے بعد سبحان اللہ ۳۳ دفعہ اور الحمد للہ ۳۳ دفعہ اور اللہ اکبر ۳۴ دفعہ ضرور پڑھنا چاہیئے۔ اس سے یہ بھی ہو گا کہ خانہ خدا میں جو نماز کے بعد شور پڑ جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح کی بات بھی نہیں سنائی دیتی۔ وہ بھی بند ہو جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو بھی دور کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

آمین

چند قابل توجہ باتیں

ناظر تعلیم و تربیت کی طرف سے

۱۔ ہمارے مدرسہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء آج کل تعطیلات موسم گرما کی وجہ سے اپنے اپنے گھروں میں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ مقامی جماعت کے سکرٹری و پریذیڈنٹ صاحبان یا بصورت انجمن نہ ہونے کے کوئی دوسرے ذی اثر بزرگ ہیں ان کی اخلاقی اور مذہبی حالت سے آگاہی بخشیں جو خوبیاں انہیں پائیں۔ ان کا ذکر بھی ہو۔ اور جو نقص پائیں ہو اسکی بھی اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے اساتذہ و ذمہ وار محافظوں کو ہم توجہ دلا سکیں۔

۲۔ بیرونجات میں جو احمدی جماعتیں ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ شادی غمی کے موقعہ پر وہ متابع سنت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم رہیں۔ البتہ بعض کارروائیاں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جنمیں شرک و بدعت کا کوئی شائبہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے مقام و علاقہ کی حالات یا ضرورت کے مطابق عملدرآمد ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ہمارے احباب اپنے اپنے علاقہ کے رسم و رواج سے اطلاع فرمائیں۔ تو ایک دستور العمل تربیت دیا جا سکے اور جو امور خلاف شرع ہیں۔ ان پر انتباہ ہو سکے۔

۳۔ ہر ایک جماعت کے امام صلوٰۃ کو چاہیئے کہ وہ اپنے مقتدیوں کے بچوں کا خیال رکھیں۔ کہ وہ نماز جانتے ہیں یا نہیں۔ پھر انہیں پابند صلوٰۃ بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے مگر ایسے طریق سے نہیں کہ وہ بچوں کے لئے ایک کھیل بن جائے یا وہ گھبرا کر نماز سے نفرت کرنے لگیں۔ بچوں کی اخلاق نگہداشت کا خیال بھی ضروری ہے۔ ان کو آوارہ ہونے اور بری صحبت سے بچانا چاہیئے۔ اور یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہر ایک بری بات کا انسداد اس کی ابتدائی حالت میں ہی ہو سکتا ہے۔ بعض باتیں بذاتہ یا اپنی ابتدائی حالت میں قبیح نہیں ہوتیں۔ لیکن وہ آہستہ آہستہ بدیوں میں ڈال دیتی ہیں۔ ان سے بے فکر نہیں رہنا چاہیئے۔

۴۔ ہر ایک مقام میں نماز با معنے پڑھانے۔ اور دین کے اصول سکھانے کے لئے نائٹ سکول کھولنے چاہیئیں

یہ پُرانا طریق جو دیہات میں رائج تھا کہ بچے اپنی اپنی مسجد کے امام کے ہاں رات کیوقت نماز روزے کی سبق لیتے تھے۔ بہت ہی مفید تھا۔

۵۔ **کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ** کے ماتحت ضروری ہے۔ کہ ہر ایک شخص اپنے اہل بیت کی اخلاقی و مذہبی نگہداشت کرے۔ بعض لوگ اس قسم کے عذر نامعقول کردیتے ہیں۔ کہ عورتیں ہیں یا بچے ہیں۔ اس لئے یہ خلاف شرع کام کردیا۔ یہ ٹھیک نہیں۔ بعض احمدی احباب جو بذاتہ مخلص ہیں۔ دیندار ہیں اور ان کے بچے برائے نام احمدی یا غیر احمدی ہیں یا بی بی سلسلہ احمدیہ میں داخل نہیں یا نام کی احمدی ہے۔ تو اس کی وجہ اسی قسم کی رواداری اور غفلت ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ لا اکراہ فی الدین کے خلاف کیا جائے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ انہیں دین سے غافل نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ بلکہ متنبہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور تبلیغ امر حق میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا جائے ٭

۶۔ جہاں جہاں احمدیہ سکول قائم ہو چکے ہیں۔ اپنی اولاد کو دین پڑھانا چاہیئے۔ اور دوسرے سکولوں سے خواہ ان میں بظاہر کچھ فائدہ معلوم ہو۔ بہرحال ترجیح دینی چاہیئے۔ اور جہاں اس قسم کے حالات میسر ہیں کہ سکول جاری ہو سکے۔ ہمیں اطلاع دینی چاہیئے۔

۷۔ یتیموں۔ بیواؤں کی خبرگیری خصوصیت سے کی جائے۔ ایسی بیواؤں کے لئے جو آئندہ نکاحوں سے معذور ہیں۔ مقامی حالات کے لحاظ سے ایسے کام مہیا کئے جاویں [illegible] باپردہ باعزت گذارہ کرسکیں۔ اور اگر کام کے ناقابل ہوں۔ تو اس مقام کی احمدیہ جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کے گذارہ کا انتظام کرے۔ اور بصورت مجبوری ہمیں اطلاع دے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یتامیٰ کے بارے میں اما الیتیم فلا تقہر کا یہ مطلب نہیں کہ جو یتیم کو دیکھے۔ وہ زبان سے پیار کردے۔ اور اُسے ہر طرح بگڑنے دے بلکہ حقیقی خیر خواہی یہ ہے۔ کہ اس کی آئندہ زندگی کو بہتر بنانے کا سامان ہو۔

۸۔ **علم دین کا حصول مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر** واجب ہے۔ اور حصول علم کا طریق صرف یہی نہیں کہ کتاب سے پڑھا جاوے۔ بلکہ زبانی بھی بہت کچھ پڑھا جا سکتا ہے۔ دیہات کے رہنے والے کاشتکار۔ زمیندار یا دیگر پیشہ ور بھائیوں کو میرا یہ پیغام پہنچا دیا جاوے۔ کہ ہم سب کے آقا و سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اُمّی تھے۔ اور اکثر صحابہ کرام بھی لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ پس آپ علم حاصل کرنا چاہیں۔ تو اس کے لئے کوئی روک نہیں۔ آپ کچھ وقت کے لئے ضرور کسی عالم کے پاس جا بیٹھا کریں۔ اور اس سے درخواست کی جائے کہ مجھے قرآن شریف کی ایک آدھ آیت کا ترجمہ یا رسول کریم کی کوئی حدیث یا حضرت مسیح موعود کی کتاب کا کچھ حصہ سنا دیں تھوڑے دنوں کے بعد ہی آپ محسوس کرنے لگینگے کہ آپکے معلومات میں بیش بہا اضافہ ہو گیا۔ اگر التزام کیا جائے تو قرآن شریف۔ صحیح بخاری کا علم ہو سکتا ہے اور یہ کچھ مشکل بھی نہیں ٭

۹۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضنے ایک وقت نہایت قیمتی نصیحت فرمائی تھی کہ با جماعت نماز کے انتظار میں جو وقت مسجد میں صرف ہوتا ہے بجائے کسی کی غیبت یا خالی اونگھنے یا اِدھر اُدھر کی ترں سکے اگر فقط قرآن شریف میں لگا دیا جاوے تو چند سالوں میں ہماری جماعت کے اکثر افراد حافظ قرآن مجید بن جائیں ٭

۱۰۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خطبات جمعہ جماعت احمدیہ کیلئے بالخصوص ایک نعمت عظمیٰ ہیں وہ ہر ایک احمدی کے کانوں تک پہنچنے چاہیئیں اخبار الفضل میں یہ خطبے باقاعدہ چھپتے ہیں ہر جگہ کی جماعت کو التزام کرنا چاہیئے۔ کہ ہر جمعہ کا خطبہ کسیوقت اکٹھے ہو کر سُن لیں جن لوگوں کو موقعہ نہ ملے انہیں کم از کم خلاصہ ہی سُن لینا چاہیئے تاکہ اپنے امام کی ہدایات سے آگاہی حاصل ہو جائے اور اس پر عمل کیا جا سکے ٭

۱۱۔ ہر ایک احمدی اپنی ضرورت و اخلاص سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور خط لکھتا ہے میں چاہتا ہوں کہ ہفتہ میں ایک خط ایک مقام کی تمام جماعت کی طرف سے مجموعی طور پر بھی دعا کیلئے لکھا جانا چاہیئے۔ تاکہ ان برکات کا نزول ہو جو جماعت سے مختص ہیں

۱۲۔ ہر ایک مشورہ جو تعلیم و تربیت کے متعلق کسی ہمارے بھائی کو سوجھے۔ اس سے خاکسار کو اطلاع دیجاوے۔ شکریہ کے ساتھ اس پر غور ہو گا ٭

ماریشس کے ایک پادری اور مسیحی سے گفتگو

یکم جون ۱۹۲۰ء کو سینٹ پیر سے میں اور چند ایک دوست مقدمہ مسجد روز ہل کی پیشی کے لئے پورٹ لوئی جا رہے تھے۔ کہ گاڑی میں میرے اور ایک پادری صاحب کے درمیان یہ گفتگو ہوئی :۔

میں:۔ کیا حضرت مسیح کی دُعا کہ اے میرے خدا اگر ہو سکے تو یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے قبول ہوئی یا نہیں۔

پادری صاحب۔ ہاں انکی دُعا قبول ہوئی ٭

میں۔ اگر انکی دعا قبول ہوئی۔ تو اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مرے اور جب صلیب پر نہیں مرے تو کفارہ باطل ہوا۔

پادری۔ نہیں نہیں مسیح میں دو حیثیتیں ہیں۔ ایک خدائی حیثیت اور دوسری انسانی حیثیت ٭

میں۔ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مسیح میں دو حیثیتیں تھیں ٭

پادری۔ انجیل میں لکھا ہے۔

میں۔ مہربانی فرما کر وہ آیت بتلا دیں کہ کس موقع پر ہے۔

پادری۔ میرے پاس اسوقت بائبل نہیں کہ میں آپکو بتا دوں ٭

میں اگر مسیح میں دو حیثیتیں تھیں تو مسیح کس حیثیت سے مر کر بنی آدم کے گناہوں کا کفارہ ہوا۔

پادری۔ انسانی حیثیت سے۔

میں۔ اگر وہ انسانی حیثیت سے مارا گیا تو انسانوں کیلئے انسان قربان ہوا نہ کہ خدا کا اکلوتا بیٹا۔ اور اگر آپ کہیں کہ خدائی حیثیت سے مارا گیا تو خدا کو کوئی کاٹ نہیں سکتا ہے۔ کیونکہ انجیل میں لکھا ہے کہ خدا روح ہے۔ بہرحال کسی پہلو کو لیں۔ حضرت مسیح کا کفارہ ثابت نہیں ہو سکتا ٭

پادری۔ آپ ہمیشہ یہی سوال کرتے ہیں۔

میں۔ اچھا میں اس سوال کو چھوڑ دیتا ہوں۔ آپ یہ تو جانتے ہی ہیں۔ کہ حوا نے جنت کے درخت سے خود بھی پھل کھایا اور اپنے خصم آدم کو بھی کھلا کر گناہ گار کیا۔ اور وہی گناہ ہے۔ جس کیلئے کفارہ کی ضرورت محسوس ہوئی۔

پادری۔ ہاں میں مانتا ہوں ٭

میں۔ اگر آدمی مسیح کے کفارہ کو مان لے تو کیا وہ گناہ سے بچ سکتا ہے ٭

پادری ۔ ہاں ضرور بچ سکتا ہے ۔
میں ۔ آپ جانتے ہیں ۔ کہ اس گناہ کی سزا حضرت حوا اور آدم کو کیا ملی تھی ؂
پادری ۔ آپ ہی بتائیں ؂
میں ۔ اگر آپ نہیں جانتے ۔ تو میں ہی بتا دوں گا ۔
پادری ۔ ہاں انکو یہ سزا دیگئی تھی ۔ کہ آدمی اپنی پیشانی کے پسینہ سے روٹی کمائیگا ۔ اور عورت درد زہ سے بچہ جنیگی ؂
میں ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اب بھی مرد بغیر محنت کھانا کھاتے اور عورتیں بلا درد زہ بچہ جنتی ہیں ؂
پادری ۔ نہیں ۔
میں ۔ پس جب مسیح کے کفارہ کو مانکر بھی مسیحی مرد اور عورت گناہ کی سزا سے نہ بچ سکے ۔ تو مسیحی کفارہ باطل ہوا ؂
پادری ۔ بغیر کفارہ نجات نہیں ہو سکتی ۔
میں ۔ اگر بلا کفارہ مسیح نجات نہیں ہو سکتی ۔ تو آپکے نزدیک حضرت ابراہیم ۔ اسحٰق ۔ یعقوب کی نجات ہوئی ۔ یا نہیں ۔
پادری ۔ ہاں انکی نجات ہوئی ؂
میں ۔ اگر قبل مسیح بلا کفارہ مسیح نجات ہو سکتی تھی تو کیا وجہ کہ تمام گناہ گاروں کے لئے اس بے گناہ کی جان کو خواہ مخواہ قربان کیا گیا ۔ گو خدا کا رحم تو پورا ہوا ۔ مگر اس کا عدل قائم نہ رہا ۔ اور مسیح کی جان کے ساتھ ہی اسکا عدل بھی رخصت ہو گیا ؂
پادری ۔ خاموش ؂
میں ۔ کیا آدم اور حوا کا گناہ ورثتاً حضرت مریم میں آیا یا نہیں ۔ گو ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ ان میں کسی قسم کا گناہ آیا ۔
پادری ۔ ہاں وہ گناہ مریم میں بھی آیا ۔
میں ۔ جب بقول آپکے حضرت مریم (نعوذ باللہ) گنہگار رہیں ۔ تو آپکو لازماً ماننا پڑیگا کہ حضرت مسیح بھی گنہگار رہے ؂
پادری ۔ بیشک وہ گنہگار تو ہوا مگر انسانی حیثیت سے ؂
میں ۔ بہر حال کسی حیثیت سے مانو ۔ ایک گنہگار گنہگار کا منجی نہیں ہو سکتا ۔ اسی وجہ سے ہم اسکو خدا یا خدا کا بیٹا بھی نہیں سمجھ سکتے ؂
پادری ۔ اسمیں خدائی طاقتیں تھیں ؂
میں ۔ جو طاقتیں آپ مسیح میں ثابت کرینگے ۔ میں ان سے بڑھکر دوسرے نبیوں میں ثابت کرکے دکھاؤں گا ؂

پادری ۔ نہیں نہیں ۔
ہماری یہ گفتگو سنکر ایک جوشیلا مسیحی اسی گاڑی کے تیسرے کمرے سے اٹھ کر بڑی دلیری اور بہادری سے میرے ساتھ گفتگو کرنے کا خواہشمند ہوا ۔ اور آتے ہی فرنچ کا ایک فقرہ بولا جس کا یہ مطلب تھا کہ میں ابھی تمہاری عقل و دانش کو بگاڑ دونگا اور ابھی شیطان کو دیکھ لوگے ۔ ہمارے احمدی دوستوں نے اسکو میرے مقابل میں جگہ دیدی ۔ اور آپ نے اسے اردو نہ بول سکنے کی معذرت کرکے یہ سوال کیا ۔ پادری ہمارے درمیان ترجمان تھا ۔
مسیحی ۔ آپ مانتے ہیں کہ مسیح گناہگار تھا ۔ **میں** ۔ نہیں ہرگز نہیں میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ کے سب انبیاء یعنی حضرت آدم نوح ۔ ابراہیم ۔ لوط ۔ سلیمان داؤد ۔ اسمٰعیل اسحٰق اور آنحضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے گناہ اور مقدس انسان تھے ایسے ہی مسیح بھی تھا ۔ **مسیحی** ۔ پادری کو مخاطب ہو کر اس سے پوچھتا ہے کیا یہ صحیح ہے ۔ **پادری** ۔ ہاں یہ حضرت مسیح کو ایسا ہی مانتے ہیں
میں ۔ میں تو حضرت مسیح کو دوسرے نبیوں کی طرح معصوم ہی یقین کرتا ہوں مگر آپ اُنکو گنہگار مانتے ہیں ۔ **مسیحی** ۔ ہرگز نہیں ۔ **میں** ۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آدم و حوا کو انکے گناہ کی کیا سزا ملی تھی ۔ **مسیحی** ۔ ہاں میں جانتا ہوں ۔ **میں** ۔ اگر آپ جانتے ہیں تو وہ گناہ ورثتاً حضرت مریم میں بھی آیا یا نہیں ۔ **مسیحی** ۔ ہاں انمیں وہ گناہ آیا ۔
میں (نعوذ باللہ) اگر حضرت مریم میں وہ گناہ آیا تو حضرت مسیح کو بھی اسی گناہ کا اثر ورثتاً لینا پڑا ۔ پس وہ گنہگار ہو کر گنہگاروں کا کیسے کفارہ ہو سکتے ہیں ۔ **مسیحی** ۔ خاموش ۔ اسوقت اس شخص کی حالت ایسی قابل رحم تھی ۔ جس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں ۔ جو اسوقت موجود تھے **پادری** ۔ آپ مولوی صاحب کا سوال اچھی طرح سمجھ گئے ہیں ۔ **مسیحی** ۔ ہاں ہاں ۔ میں خوب اچھی طرح سمجھا ہوں
میں ۔ آپنے بائبل کو پڑھا ہے ۔ **مسیحی** ۔ ہاں میں نے بائبل کو پڑھا مگر اب مسیحی کی گفتگو کا رنگ بالکل پلٹ گیا اور اس کا جوش اور دلیری سے وہ فقرہ بولنا خدا کے فضل سے اسکی شرمندگی اور خجالت کا باعث ہوا ۔ **میں** ۔ کیا آپنے کبھی استثنا ۲۱-۲۳ و گلیتوں ۳-۱۳ کو پڑھا ہے جہاں لکھا ہے ۔ کہ جو پھانسی دیا جاتا ہے وہ خدا کا ملعون اور پھر پولوس نے بھی کہا ہے کہ یسوع مسیح ہمارے لئے لعنتی ہوا ۔ پس جب مسیح از روئے بائبل لعنتی کی موت سے مرا تو وہ کیونکر گنہگاروں کو انکے گناہ سے بچا سکتا ہے اور کفارہ ہو سکتا ہے ۔ **مسیحی** ۔ ہاں وہ قیامت کے روز گناہوں کا کفارہ ہوگا
میں ۔ میرا یہ سوال نہیں ۔ **پادری** ۔ دوبارہ سہ بارہ فرنچ میں اسکو کہتا ہے کہ مولوی صاحب کا یہ سوال نہیں ۔ چنانچہ پادری صاحب نے پھر

(اشتہارات)
ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم دیرینہ ککروں کو زائل کرتا ہے ۔ سرخی کو آنکھوں کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے ۔ چھپروں کے متورم مادہ کو خارج کرکے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے ۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے ۔ جن لوگوں کی آنکھیں دھوپ میں بسبب مادہ فاسد کے نہ کھلتی ہوں ۔ یا گرمی کی وجہ سے اُبل گئی ہوں ۔ یا گل گئی ہوں ۔ یا آنکھوں میں کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو ۔ یا ککروں کے باعث آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں ۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو ۔ یا آنکھوں میں ککروں سے دھند غبار ہو گئی ہو ۔ ان کو از بس مفید ہے ۔ اور اگر پلکیں گر گئی ہوں ۔ تو پھر از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں شیر خوار بچہ سے لے کر بوڑھوں تک سب کو یکساں فائدہ بخشتا ہے ۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ کچھ ضرر نہیں پیدا کرتا ۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے ۔ ہمارا اکثر سے تجربہ ہے ۔ کہ ایک دفعہ ہی کے لگانے سے نمایاں فائدہ نظر آ جاتا ہے ۔ اور زیادہ سے زیادہ سات دفعہ کے استعمال سے امراض چشم کا ازالہ ہو جاتا ہے ؂

ہم اشتہار کو دام تزویر نہیں بنانا چاہتے ۔ جو صاحب آدھ آنہ (۰-۱ر) کا ٹکٹ بھیجدیں ۔ ان کو بطور نمونہ کے مفت دیا جائیگا تاکہ آزما کر خریدیں اور کسی مغالطہ میں نہ رہیں ؂

قیمت فی تولہ پانچ روپے ۔ محصول وغیرہ بذمہ خریدار
ہدایات متعلق استعمال تریاق کے ساتھ ارسال ہونگی
نوٹ : جو صاحب اشتہار پڑھیں ۔ مریضوں کو اطلاع دے کر ثواب حاصل کریں ؂

المشتہر
خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی ساکن گڑھی شاہدولہ صاحب گوجرات پنجاب

تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے

یہ میرا یا کسی اور کا خیال نہیں ۔ بلکہ خود حضرت اقدس ایدہ اللہ بار بار بتاکید ارشاد فرما چکے ہیں معین المبلغین طبع ثانی کی ۱۹ فصلوں میں مبلغین کو بروقت مدد دینے والے ایک سے ایک بڑھ کر ضروری مضامین جمع کئے گئے ہیں ۔ کاغذ ۔ لکھائی ۔ چھپائی سب عمدہ ۔ ٹائٹل رنگین وخوشنما ۔ حجم ۱۳۶ صفحہ ۔ قیمت جو اس سخت گرانی کے زمانہ میں بمقابلہ صرف کثیر واجبی سے بھی کم ہے صرف ۸؍ "رسول مقبولؐ" میں آنحضرت صلعم کا فی الواقعہ مقبول ہونا ۔ زمانہ حال کے واقعات اور مذہبی و اخلاقی و تمدنی انقلابات کے رو سے احمدیت کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے ۔ اس رسالہ کی نسبت مسٹر محمد احمد ساگر چند صاحب احمدی بیرسٹر ایٹ لاء کی رائے ہے ۔ کہ غیر احمدیوں میں بکثرت شائع ہونا چاہیئے کاغذ ۔ لکھائی ۔ چھپائی اور سرورق مثل معین المبلغین کے دلکش و خوبصورت حجم ۳۲ صفحے قیمت صرف ۲؍

نوٹ ۔ یہ رسالہ جس سلسلہ کا چھٹا نمبر ہے ۔ اس کے باقی پانچ نمبر جو عورتوں اور بچوں کیلئے بلحاظ زباندانی وتبلیغ نیز بطور قصہ بہت مفید و دلچسپ ہیں فی سٹ ۱۲؍

اتالیق ۔ احمدی طلباء کا دینی ۔ اخلاقی ۔ تعلیمی ۔ ادبی رسالہ ہے ۔ اب تک چھ نمبر شائع ہو چکے ہیں بہت سے بزرگوں اور دوستوں نے پسند فرمایا ۔ اور جماعت کے بچوں کیلئے مفید و ضروری سمجھا ہے ۔ مگر افسوس کہ خریداروں کی تعداد ابھی سو تک بھی نہیں پہنچی حالانکہ ۳۶ صفحے فی نمبر ضخامت پر ۱۲؍ سالانہ یا ۲؍ ماہوار کچھ زیادہ نہیں ۔ بلکہ موجودہ حالات میں واجبی سے بھی کم ہے ۔ جب تک کافی یعنی کم از کم چار پانسو خریدار نہوں ۔ باقاعدہ ماہوار اشاعت کا انتظام نہایت دشوار ہے ۔

درخواستیں اس پتہ پر آئیں :-

مینیجر کتبخانہ فرید آبادی قادیان

البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل

مصنفہ جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب احمدی سٹیشنر میڈیکل کالج لکھنؤ

دق پر نہایت واضح کتاب جو نہایت محنت سے لکھی گئی طبیب اور غیر طبیب ہر ایک کیلئے یکساں مفید حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے خاص طور سے تعریف فرمائی ہے اخبار کا حوالہ ضرور ہو ۔ مجلد ۱۲؍ ۔ غیر مجلد ۱۰؍ ۔ محصولڈاک ۴؍ ۔ منی آرڈر آنا ضروری ہے ۔ کتاب وی پی نہ کی جائیگی ؛

المشتہر
سید عبد المجید ۔ محلہ نرھی ۔ لکھنؤ

احباب سوداگران چرم توجہ فرمائیں

خاکسار پونے دو سال سے یہاں چرم کا کام کرتا ہے ۔ آپ میری معرفت احمد آباد سے کھال بکرا ۔ چمڑہ خام حلالی اور مرداری سینگ ہڈی وغیرہ منگایا کریں ایمانداری سے واجبی کمیشن پر انشاء اللہ مال خرید کر روانہ کروں گا مجھے نہایت ہی شدید ابتلاء آیا ہے ۔ برادران کچھ کام خریداری مال کا مرحمت فرما کر اپنی امداد آپ کریں گے آجکل کھال بکرا ۔ چمڑہ بہت عمدہ ارزاں فروخت ہوتا ہے ؛

خاکسار :-
محمد عمر الدین احمدی پنجابی محلہ مرزاپور احمد آباد شہر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیان فرمودہ تفسیر القرآن

حقائق القرآن حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمودہ تفسیر القرآن پارہ اٹھائیسواں نہایت مفصل اور جامع تفسیر ہے ۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ قیمت قسم اول ولائتی کاغذ ۱۲؍ قسم دوم ۸؍ ۔

صداقت مسیح موعود جناب قاضی ظفر الدین علی صاحب کی گذشتہ سالانہ جلسہ کی تقریر ۲؍

امت محمدیہ میں مجدد حدیث مجددین کا متعلق غیر احمدی جو معنے کرتے ہیں انکا رد ۳؍

انبیاء کی شان از روئے بائبل میں انبیاء پر جو الزام لگائے گئے ہیں ۔ ان کی

بائبل و قرآن کے قرآن سے تردید نہایت دلچسپ رسالہ ہے قیمت ۱؍ تردید کتاب

کلمہ فضل رحمانی تاجی فضل احمد صاحب پٹیالوی کی کتاب کا اسکی زبانی رد ۳؍

ایک پیغام تبلیغ موجودہ صدی کے مجدد کا مطالبہ ۲؍ ۔ ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض حضرت خلیفہ ثانی کا نہایت زبردست مضمون ۔ ۲؍

مینیجر احمدیہ کتب خلافت قادیان

چار ثنائی تحفے ۲؍۸

مندرجہ ذیل چار تحفے دشمن سلسلہ احمدیہ مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث امرتسری کیلئے بڑی لاگت اور محنت سے تیار کئے ہوئے ہیں ۔ ان تحفوں کو ہر ایک احمدی کو جو لکھا پڑھا ہو ۔ اپنے پاس رکھنا چاہیئے اب یہ تحفے قریب الختم ہیں ۔ دوبارہ ان کا ایسے گرانی کے زمانہ میں طبع ہونا محال ہے شائقین جلد طلب کریں ۔ ورنہ پھر دستیاب نہ ہونگے ؛

چودھویں صدی کا یہودی ۔ ثنائی فرار مباہلہ سوانح کا ۵؍ ۲؍

فیصلہ آلہی ثنائی روسیاہی فیصلہ خدائی بر مسلمات ثنائی ۵؍ ۶؍

کل ۱۲؍ معہ محصولڈاک میں یہ لاجواب بے بہا تحفے ملتے ہیں ۔ بعد ملاحظہ ناپسندیدگی بشرط خراب نہ ہونے کے ہم واپس لے لینگے ۔ محصولڈاک ہر دو جانب آپ کے ذمہ ہوگا ؛

پتہ :- **مینیجر فاروق ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

رشتہ کی ضرورت ۱؍

(۱) ایک ۱۶ سالہ تعلیمیافتہ پابند صوم وصلوٰۃ لڑکی کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے جو برسر روزگار ہو تعلیم یافتہ ہو اور کم از کم انٹرنس پاس ہو

(۲) ایک تعلیم یافتہ نوجوان کیلئے جو کہ سرکاری محکمہ میں چالیس روپے ماہوار پر ملازم ہے ۔ ایک نیک رشتہ کی ضرورت ہے ضروری نہیں کہ لڑکی تعلیم یافتہ ہو (چالیس روپے ابتدائی تنخواہ ہے)

تمام خط و کتابت بنام (ق) معرفت ایڈیٹر الفضل ہو

پیتل کے بلا کمانیدار سروتے ۲؍

پانی پت کا جھالردار سروتہ اپنی مضبوطی اور خوبصورتی کے لحاظ سے تمام ہند میں مشہور ہے ۔ اور خاص کر اپنی انوکھی وضع قطع و نقش و نگاری کے باعث تحفہ تحائف میں دینے کے قابل ہے سروتہ نمبر ۱ ۱۲؍ ۔ سروتہ نمبر ۲ ۔ ۱۰؍ ۔ سروتی نمبر ۱ ۸؍ سروتی نمبر ۲ ۔ ۶؍ محصول الگ ؛

المشتہر
مینیجر سروتہ فیکٹری ۔ پانی پت

مسلم لیگ کے خاص اجلاس کی صدارتی تقریر

مسلم لیگ کا اجلاس خاص ۷ ستمبر ۱۹۲۰ء کو کلکتہ کے ٹاؤن ہال میں زیر صدارت مسٹر محمد علی جناح منعقد ہوا۔ پلیٹ فارم پر جو "ہندوستان کے قومی لیڈر" اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے تھے۔ ان میں مسٹر جناح اور مسٹر یعقوب حسن کی بیویاں بھی تھیں۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مولوی عبد الرؤف صدر استقبالیہ کمیٹی نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ اردو میں تقریر کی جو صدر جلسہ کے کہنے پر مختصر کر کے ختم کیا گیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ تقریر کیلئے اٹھے۔ اور اپنے انتخاب کو مسلم لیگ کے اصول اور قانون کے خلاف بتاتے ہوئے کہا۔ کہ لیگ کے موجودہ اصول اور قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جب تک کہ کوئی خاص وجہ نہ پیش آ جائے۔ یکا یک لیگ کسی اجلاس کی صدارت کیلئے صدر منتخب نہیں کیا جا سکتا جب تک لیگ کے خاص اجلاس میں نام پیش ہو کر منظور نہ ہو لے۔ لیکن موجودہ حالات اور واقعات ہی ایسے تھے جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے لیگ کا اجلاس جلد تر ہو جانا لازمی تھا۔

ٹرکی کے ساتھ سلوک اس کے بعد مسٹر جناح نے مسلم لیگ کے اس اجلاس کی غرض بتاتے ہوئے کہا۔ کہ سب اصحاب جانتے ہیں۔ کہ آج ہم کس گرداب اور مصیبت میں مبتلا ہیں۔ ہمارے اس جگہ جمع ہونے کا مقصد صرف اس قدر ہے۔ کہ حکومت نے سلطنت ٹرکی کے ساتھ صلح کر کے جو طرز عمل روا رکھا ہے۔ وہ ایسا ہے جس کی وجہ سے ہمارے سینوں میں اضطراب اور کھلبلی سی مچ گئی ہے۔ اور ہم تھوڑی دیر کیلئے بھی اس کی تاب نہیں لا سکتے۔ مسلمانوں کی متحدہ رائے اور برٹش وزراء کے وعدوں کے باوجود ٹرکی پر ظالمانہ شرائط عائد کی گئی ہیں۔ اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ ہم نہ تو گورنمنٹ ہند پر اور نہ شاہ انگلستان کی گورنمنٹ پر اعتماد کر سکتے ہیں۔

معاملات پنجاب کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا۔ کہ رولٹ ایکٹ کے پاس ہونے کا نتیجہ ان جرائم کی شکل میں نکلا جن کا ارتکاب بڑی دھوم دھام سے کیا گیا۔ اور جن کو فیصلہ کی غلطی کہا جا رہا ہے۔ لیکن ان کا معاوضہ اگر آج نہیں تو کل ادا کرنا پڑیگا۔ اور سیاسیات پر تو ہم سب کا اتفاق ہے۔ کہ موجودہ گورنمنٹ کا خاتمہ ہو جانا لازمی ہے۔ تاکہ اس کی جگہ ایک کامل طور پر ذمہ وار گورنمنٹ قائم ہو۔

عدم تعاون کا پروگرام مسٹر گاندھی کا عدم تعاون کے پروگرام کے متعلق شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ اس کو منظور کرنا یا نہ کرنا آپ کا کام ہے لیکن جب ایک مرتبہ پیش قدمی شروع کر دیں۔ تو پھر کسی حالت میں بھی پیچھے نہ ہٹیں۔

اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ ہمیں آزادی کے بدلے رعایت پیش کی گئی ہے۔ جو کہ آزادی کا معاوضہ نہیں ہو سکتی۔ ممکن ہے۔ ان اصلاحات کے متعلق ہندوستانی گورنر اور وائسرائے مقرر ہوں۔ لیکن یہ آزادی نہیں ہے۔ ہم پولیٹیکل آزادی چاہتے ہیں۔ سرکاری عہدے نہیں چاہتے۔

ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ ہنٹر کمیٹی کی رپورٹ پر مباحثے کے دوران میں لارڈ ڈنلے کی تحریک پر جنرل ڈائر کی تائید میں جو ریزولیوشن پاس ہوا تھا۔ اس کے متعلق کہا۔ کہ انگلستان کے خنزر قادر کے بے دماغ خون نے لارڈ ڈنلے کا مکروہ ریزولیوشن پاس کیا۔ اخیر میں مسٹر جناح نے کہا۔ کہ میں اب بھی گورنمنٹ سے درخواست کروں گا۔ کہ وہ ہندوستانیوں کو مایوس ہو جانے پر مجبور نہ کرے۔ ورنہ ہمارے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ کہ عدم تعاون کے پروگرام پر کاربند ہوں۔ **عدم تعاون کی منظوری**

کانگریس کے سپیشل اجلاس کی کارروائی

۴ ستمبر۔ لالہ لاجپت رائے کی صدارتی تقریر تین گھنٹہ میں ختم ہوئی جسے خاموشی کے ساتھ سنا گیا اور اسی پر اس دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

۵ ستمبر سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس میں۔ سات گھنٹے تک عدم تعاون پر بحث ہوئی۔ مباحثہ پر جوش اور بہت گرم تھا۔ جس میں نہایت تیز و تند تقریریں ہوئیں۔ مگر فیصلہ کچھ نہ ہوا۔

۶ ستمبر اجلاس گیارہ بجے قبل دوپہر شروع ہوا۔ کارروائی بندے ماترم کے گیت سے شروع ہوئی جسے لڑکوں اور لڑکیوں نے گایا۔ اور لالہ لاجپت رائے نے "ہندی" میں تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے۔ جبکہ مردوں اور عورتوں کو اپنے ذاتی مفاد ملک کی بہتری کیلئے قربان کر دینے چاہئیں اور سوراجیہ حاصل کرنیکے خیال میں غرق ہو کر باقی سب باتوں کو بھول جانا چاہئے۔

اس اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے۔ (۱) مسٹر تلک اور (۲) ڈاکٹر عبدیدار کے مرنے پر اظہار افسوس کے ریزولیوشن کھڑے ہو کر پاس کئے گئے۔

(۳) کانگریس کمیٹی جس نے معاملات پنجاب کی تحقیقات کر کے رپورٹ لکھی۔ اس کے ممبروں کا شکریہ۔ یہ ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے سر گنو تو ش چودھری نے واقعات پنجاب کے سلسلہ میں کہا کہ جیسا بغیر اختیارات کے انصاف بالکل بیکس و بے بس ہے ایسا ہی اختیارات اور طاقت بھی بغیر انصاف کے جور و ظلم کے سوا کچھ نہیں۔ اس کی تائید میں مسٹر پیٹل نے تقریر کی اور کہا۔ کہ دنیا بھر کی تاریخ میں مظالم پنجاب کے مقابلہ کا اور کوئی واقعہ نہیں۔ ان انگریز افسروں کے مقابلہ میں جنہوں نے ان دنوں پنجاب پر ظلم ڈھایا۔ جرمن فرشتے کہے جا سکتے ہیں۔ لیکن گورنمنٹ کو اس سفاکی میں جو جلیانوالہ باغ کے قتل عام میں روا رکھی گئی صرف فیصلہ کی غلطی دکھائی دیتی ہے۔ نیز یہ بھی کہا۔ کہ اس کا علاج صرف یہ ہے کہ چھ ماہ کے اندر اندر ہندوستان کیلئے سوراجیہ دینے کا مطالبہ کیا جائے۔ (۴) اس ریزولیوشن میں یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ وزارت برطانیہ نے مظالم پنجاب کے متعلق مناسب کارروائی نہ کر کے اپنی تمدن کا عہد ضائع کر دیا ہے۔

اس دن کانگریس کی کارروائی میں دو دفعہ رکاوٹ واقع ہوئی۔ پنڈال کے دروازوں پر بھاٹیہ اور بنگالی والنٹیروں کے درمیان فساد ہو گیا۔ جس کے باعث کارروائی کچھ دیر کیلئے بند کر دی گئی اور فساد بند کرا دیا گیا۔ مگر پھر ان میں جھگڑا ہو گیا جس نے لڑائی کی صورت اختیار کر لی اور طرفین نے بے دریغ لاٹھیاں چلائیں۔ چند والنٹیر سخت زخمی ہوئے۔

۷ ستمبر۔ اس دن شام کو کانگریس سبجیکٹ کمیٹی نے ایک نہایت پر جوش اور گرما گرم بحث کے بعد ریزولیوشن پاس کر کے مسٹر گاندھی کے پروگرام متعلق عدم تعاون کو منظور کیا جس میں خطابات کا ترک کرنا۔ کونسلوں، سرکاری امدادی سکولوں۔ سرکاری مجلسی تقریبوں اور غیر ملکی مال کا بائیکاٹ اور وکیلوں کا آہستہ آہستہ اپنی پریکٹس ترک کرنا شامل ہیں۔ یہ تجویز صرف چند ووٹوں کی کثرت سے منظور ہوئی ہے کی تعمیل

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

پولیس اور افواج نے ایک شہر کو آگ لگا دی

۳ ستمبر گذشتہ شب پولیس کے کچھ سپاہی ایک شہر میں مارے گئے تھے۔ جن کا انتقام لینے کے لئے پولیس اور فوج نے شہر کو آگ لگا دی۔ شہر کا بڑا بازار جل کر خاکستر ہو گیا ۔

بلفاسٹ کا ہنگامہ

بلفاسٹ میں اسلحہ گولی بارود کی برآمد کی اضطراب انگیز خبریں موصول ہو رہی ہیں۔ جو پولیس کی کوشش سے عمل میں آئی ہیں۔ لیکن سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ صرف ایک بندوق اور ایک سو ساٹھ کارتوس برآمد کئے گئے تھے ۔

سن فینر پولیس کی وردیوں میں

ڈبلن سے ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ سن فینروں نے ایک نئی چال چلی ہے۔ یعنی وہ پولیس کی وردیاں پہن کر پبلک ڈسٹرکٹ کی پولیس کی بارکوں میں جا داخل ہوئے۔ کسی نے مزاحمت نہیں کی۔ اندر پہنچ کر انہوں نے ریوالور نکال لئے۔ اور پولیس کی جماعت کو مغلوب کر کے ایک مکان میں بند کر دیا۔ چند سن فینروں نے اس دوران میں گرجا کے دروازے بند کر دیئے۔ جہاں پولیس کے باقی ماندہ سپاہی نماز میں شریک تھے۔ فارغ ہونیکے بعد حملہ آور موٹروں میں بیٹھ کر تمام اسلحہ اور ساز و سامان لاد کر چلتے بنے ۔

کارک کے لارڈ میئر کا قصہ بزبان مسٹر بونر لا

لنڈن ۵ ستمبر مسٹر بونر لا نے حزب العمال کی استدعا دربارہ رہائی لارڈ میئر کے جواب میں کہا۔ کہ میک سوئنی جمہوریہ آئرلینڈ کی سپاہ کا ایک لیڈر تھا۔ جس نے اپنے آپ کو افواج شاہی کا مخالف ظاہر کیا۔ وہ اس وقت گرفتار ہوا۔ جب کہ وہ حاکم شہر کی حیثیت سے عدالت میں باغیانہ مجلس کے کام سرانجام دے رہا تھا۔ اگر اس کے ساتھ اسی کے اقوال کے مطابق سلوک ہوتا تو وہ گولی سے اڑا دیا جاتا۔ مگر برخلاف اس کے ایک باقاعدہ مقدمہ اس پر چلایا گیا۔ بعد تحقیقات واجبی سزا لئے قید اسکو دی گئی۔

جب وہ گرفتار ہوا۔ تو اس نے عدل و انصاف کی غرض کو ملیا میٹ کرنا شروع کیا۔ اور فاقہ کشی کے ذریعہ رہائی پانی چاہی۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ شورش دبانے کیلئے ہر ممکن کوشش کرے۔ اور ان بہادروں کی محافظت کرے جو حکومت کے لئے اپنی جان کو تکالیف میں ڈالے ہوئے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو ان سے غداری ہو گی۔ لارڈ میئر کی گرفتاری کے بعد ۱۵ افسر مار ڈالے گئے۔ وہ ہمدردی جو لارڈ میئر سے کی گئی وہ مقتولوں کے ورثا سے ہونی چاہیئے تھی۔ گورنمنٹ ان کی ہمدرد ہے جو آئرلینڈ میں امن کے خواہاں ہیں۔ مگر وہ ایسا طریق اختیار نہیں کر سکتی۔ جس سے کہ انتظام درہم برہم ہو جائے۔ اگر لارڈ میئر قید ہی میں مر جائے۔ تو اس کی ذمہ داری ان لوگوں پر ہو گی۔ جنہوں نے اپنی اپیلوں سے یہ خیال پیدا کر دیا ہے۔ کہ حکومت اپنے عزم متعلقہ لارڈ میئر کے رہا کرنے کو بدل ڈالیگی ۔

گورنمنٹ لارڈ میئر کی موت کی ذمہ وار ہو گی

ٹریڈ یونین کانگرس نے ذیل کا ریزولیوشن پاس کیا ہے "ہم حزب العمال کی تمام منظم تحریک کے نام پر گورنمنٹ کو لارڈ میئر کی موت کا ذمہ وار قرار دینگے اور اسے یاد دہانی کراتے ہیں۔ کہ اس قسم کی کوردانہ حماقت آئرلینڈ اور انگلستان کے درمیان مصالحت کو غیر ممکن بنا دیگی"

جمہوریہ امریکہ مداخلت نہ کرے گا

لنڈن ۶ ستمبر محکمہ خارجہ نے میک سوئنی کے بھائی کے نام یہ خط بھیجا ہے۔ کہ ہم ایک شخص کیلئے جو ریاست ہائے متحدہ کا باشندہ نہیں برطانی حکام کے خلاف احتجاج نہیں کر سکتے ۔

میک سوئنی کے متعلق ملک معظم کا ارشاد

لنڈن ۷ ستمبر سوئٹزرلینڈ کی تاروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک معظم جارج پنجم نے فرمایا تھا۔ کہ اگر اس بات کا وعدہ کیا جائے۔ کہ آئرلینڈ میں پولیس کا قتل موقوف ہو جائے گا۔ تو مجھے یقین ہے کہ گورنمنٹ میک سوئنی اور دیگر مقاطعین جوعی کو رہا کرنے پر تیار ہو گی ۔

برطانیہ کی سیاسی غلطی

لنڈن ۸ ستمبر مسٹر اسکوئتھ (؟) ممبر پارلیمنٹ کو اطلاع دی ہے۔

عراق عرب

عراق عرب کی حالت

لنڈن ۳ ستمبر بغداد کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ سامرہ کی جنگجو سپاہ منتشر کر دی گئی ہے۔ اور وہاں کے حالات میں اس وقت کسی قدر سکون ہے۔ لیکن سلسلہ رسل و رسائل منقطع ہے۔ سامرہ پر حملہ برابر ہو رہے ہیں۔ نصیریہ اور سکشیاگ کے حالات بہت زیادہ نازک ہو گئے ہیں۔ لیکن اس وقت علانیہ جنگ نہیں ہوئی۔ کوفی پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا۔ اور کپتان سالمن کی نعش ان لوگوں سے لیکر دفن کر دی گئی ۔

عربوں نے ریل گاڑیاں روک لیں

لنڈن ۵ ستمبر نظارت جنگ کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ بغداد سے پچاس میل شمال مغرب کی طرف اسٹابلونٹ میں ایک زرہ پوش ٹرین اور ایک پناہ گزین ہسپتال کی ٹرین عربوں نے روک لی۔ راستہ میں دو جگہ ریل کی پٹڑی اکھڑی ہوئی تھی۔ حامیوں نے جو خندق زن تھے۔ خوب مقابلہ کیا ہمارا خفیف نقصان ہوا۔ مرمت کرنے والی ٹرین فوج کے ساتھ راستہ بنو جا رہی ہے۔ کہ جو ٹرینیں منقطع ہو گئی ہیں۔ انہیں بچا لائے۔ ہوائی جہاز بھی اس مہم میں شریک ہیں ۔

سامرہ کا محاصرہ چھوڑ دیا گیا

سامرہ کے قصبہ میں اب سکوت ہے کہتے ہیں کہ باغی اس محاصرہ سے دست کش ہو کر پیچھے ہٹ گئے ہیں ۔

عراق میں مقید انگریز عورتوں اور بچوں کیلئے بے تابی۔ ملک سے جلد واپسی کا امکان

لنڈن ۷ ستمبر کنفڈ واقع عراق عرب کے کیمپ کی خیریت کے متعلق جہاں انگریز عورتیں اور بچے مقیم ہیں۔ بیشمار بے تابانہ سوالات کے جواب میں محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ جنرل ہالڈین اور سول کمشنر دونوں کا خیال ہے۔ کہ کیمپ بالکل محفوظ ہے۔ اور کارروائی شروع ہونے والی ہے جس سے اس کے مکینوں کی جلد واپسی آسان ہو جائیگی ۔

سماوا پر عربوں کی گولہ باری

لنڈن ۷ ستمبر آج شب کو نظارت جنگ کی اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ سماوا پر عربوں نے گولہ باری کی ہے اور اس کیلئے تیرہ پونڈ گولہ کی توپ استعمال کی گئی ہے۔ جو دو ستمبر کو زرہ پوش ٹرین کے ساتھ عربوں نے چھینی تھی بالائی فرات پر بغداد حلہ کی سڑک پر برجوں کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر الفضل کیلئے شائع ہوئی)